کا ہے۔ تیسرا قصیدہ فارسی ۱۶۹ اشعار کا ہے۔ چوتھا قصیدہ فارسی ۴۰۸ شعروں کا ہے۔[1]

"دراسات اللبیب" میں بھی آپ کے قصائد شائع ہوئے۔[2]

۴۔ مولانا فیض عالم ہزاروی۔ م ۱۹۰۳ء | آپ ملّا جیون بن مولانا علاء الدین کے گھر کوٹ نجیب اللہ، ہری پور ہزارہ میں ۱۲۵۶ھ / ۱۸۴۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تصانیف میں ۱۔ نبراس البررۃ عند اداء الجمعۃ فی حکومۃ الکفرۃ۔ مطبع حسنی بمبئی ۱۳۰۰ھ[3] ۲۔ نبراس الصالحین لرفع مطاعن غیر المقلدین۔ مطبع حسنی بمبئی ۱۳۰۰ھ۔ ۳۔ وجیز الصراط فی مسائل صدقات۔ ۴۔ شرح المفیہ۔ ۵۔ مصباح الظلام عند قبر عبد السلام۔ ۶۔ صیانۃ الاکیاس عن وسوسۃ الخناس (فارسی) ۷۔ حل مشکلات المغیث فیما یتعلق بالفقہ والحدیث (عربی، قلمی) ۸۔ البراھین القطعیہ فی تعیین اوقات المغربیہ۔ (قلمی)

۱۹۰۳ء میں آپ کا ایک عرصہ کی تدریس کے بعد "درویش" ہری پور ہزارہ میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔[4]

۵۔ مولانا قاضی محمد علی۔ م ۱۹۰۶ء | جلسئی علاقہ خٹک ضلع پشاور میں مولانا قاضی سید علی صاحب کے گھر ۱۸۳۳ء میں پیدا ہوئے۔ درس نظامی کی تکمیل اپنے والد صاحب سے حاصل کی۔ کچھ عرصہ پبی (نوشہرہ) میں رہے اور پھر سفید ڈھیری مقابل اسلامیہ کالج پشاور میں سکونت اختیار کر لی۔ وہاں سے حضرت سید امیر صاحب المعروف کوٹھا صاحب کے ارشاد پر ریاست امب دربند ہزارہ آنا ہوا۔ پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ریاست امب کے قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز رہ کر ایک عرصہ تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ ماہ رمضان ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء کو آپ کا وصال ہوا۔

شاہ اسماعیل شہیدؒ کے رسالہ "المتن فی الاصول" کی شرح "القول المامول فی فن الاصول" لکھی جو ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء میں مکمل ہوئی۔ مطبع فاروقی دہلی سے ۱۳۶ صفحات پر شائع ہوئی۔ اسی کتاب کے ہمراہ

---

[1] فضل حسین مظفرپوری: الحیاۃ بعد المماۃ ص ۱۹۹ تا ص ۲۰۲

[2] محمد معین بن محمد امین دہلوی: دراسات اللبیب۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۲۸۴ھ

[3] اس کتاب کا حوالہ علامہ سید محمد انور شاہؒ نے فیض الباری شرح بخاری مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۴۳ پر دیا ہے اور آپ کے استدلال کو سراہا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ واوّل من استدل بہ المولوی فیض عالم الھزاروی۔

[4] آپکی تمام تصانیف آپکے نواسوں مولانا قاضی صدر الدین اور شمس الدین صاحبان ساکن ہری پور کے پاس ہیں۔